توہینِ رسالتؐ کے مرتکب سوہاوہ کے جعلی پیر ظہور کو سزائے موت کا حکم

[illegible] رسولؐ سے جذبات کو شدید ٹھیس پہنچائی

عدالتی فیصلے کے بعد شہر میں جشن کا سماں، آتش بازی کا مظاہرہ، مٹھائی تقسیم کی گئی، لوگوں کی ایک دوسرے کو مبارکبادیں

سوہاوہ (نامہ نگار) ایڈیشنل سیشن جج جہلم عبدالکریم لنگاہ نے توہینِ رسالتؐ کے مرتکب سوہاوہ کے جعلی پیر ظہور احمد کو موت کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ استغاثہ کے مطابق ملزم نے سات ماہ قبل ایک پمفلٹ شائع کیا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے ساتھ منسوب کیا تھا۔ پمفلٹ کی اشاعت پر سوہاوہ کے عوام مشتعل ہو گئے تھے اور انھوں نے سوہاوہ میں جعلی پیر کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے جی ٹی روڈ بلاک کر دی تھی۔ عوام کے اشتعال کے باعث سوہاوہ پولیس ملزم کے خلاف کاروائی پر مجبور ہو گئی اور 295 سی کے تحت مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ جعلی پیر نے عدالتِ عالیہ سے ضمانت کی کوشش کی مگر عدالتِ عالیہ نے مقدمہ کو حساس نوعیت کا قرار دیتے ہوئے ماتحت عدالت کو روزانہ کی بنیاد پر سماعت کرنے کا حکم دیا۔ عبادالرحمٰن لودھی ایڈووکیٹ، راجہ خلیل احمد ایڈووکیٹ اور راجہ فاروق رضا ایڈووکیٹ نے استغاثہ کی طرف سے پیروی کی۔ فیصلہ سننے کے بعد جعلی پیر کے عزیز و اقارب زار و قطار رونے لگے، جبکہ عدالتی فیصلہ کی اطلاع سوہاوہ پہنچنے پر جشن کا سماں پیدا ہو گیا۔ چوہدری سرفراز احمد کی رہائشگاہ پر آتشبازی کی گئی اور شہر بھر میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ شہری ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارکبادیں دیتے رہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور، راولپنڈی، روزنامہ خبریں، لاہور، راولپنڈی وغیرہ تمام قومی اخبارات۔ مورخہ 13 مارچ 2001ء بروز منگل بمطابق ۱۷ ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ)

کلمہ میں ترمیم کرنے والے پیر ظہور کو سزائے موت سنا دی گئی

جہلم (نامہ نگار) ایڈیشنل سیشن جج جہلم عبدالکریم لنگاہ نے تھانہ سوہاوہ کے مشہور توہینِ رسالتؐ کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے کلمہ میں ترمیم کرنے پر جعلی پیر ظہور کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ سال سوہاوہ کے جعلی پیر ظہور کی طرف سے کلمہ میں ترمیم کے پمفلٹ شائع کرنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ کیس کی پیروی مدعی کی طرف سے عبادالرحمان لودھی ایڈووکیٹ، راجہ فاروق رضا ایڈووکیٹ اور راجہ خلیل احمد کیانی ایڈووکیٹ جبکہ ملزم کے وکیل ڈاکٹر اسلم خاکی نے کی۔ دلائل مکمل ہونے کے بعد جرم ثابت ہونے پر ایڈیشنل سیشن جج جہلم عبدالکریم لنگاہ نے مجرم کو توہینِ رسالت کے تحت کلمہ طیبہ میں ترمیم کرنے پر سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ سوہاوہ سے ہمارے نامہ نگار کے مطابق مجرم نے تقریباً ۷ ماہ قبل ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو شیخ عبدالقادر جیلانی کے ساتھ منسوب کیا اور انہیں امن جاہی شکل دینے کی کوشش کی۔ مذکورہ واقعہ پر سوہاوہ کے عوام

آگ بگولا ہو گئے۔ سوہاوہ میں جعلی پیر کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا اور جی ٹی روڈ کو بلاک کر دیا گیا جس پر پولیس حرکت میں آگئی اور ظہور احمد کے خلاف ۲۹۵۔ سی کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ مجرم کے آستانے سے تعویذ اور پمفلٹ اپنے قبضے میں لے لئے، جعلی پیر نے ہائیکورٹ سے ضمانت کرانے کی کوشش کی جو ناکام رہی۔ ہائیکورٹ نے اس مقدمہ کو حساس نوعیت کا قرار دیتے ہوئے، ماتحت عدالت کو حکم دیا کہ وہ اس کی روزانہ سماعت کرے اور مقدمہ کا فیصلہ ایک ماہ کے اندر سنایا جائے۔ مجرم کو کیفر کردار تک پہنچانے میں عدالت کے ساتھ ساتھ سوہاوہ کے سابق چیئرمین راجہ محمد وحید، سابق وائس چیرمین ملک فدا، عبدالصبور ہاشمی، قاری محمد دین سیالوی، پریس کلب سوہاوہ کے صدر چوہدری بشیر احمد تارڑ، انجمن تاجران سوہاوہ کے صدر ایم اے سعادت شاہ اور عبادالرحمٰن لودھی ایڈووکیٹ، راجہ خلیل احمد کیانی ایڈووکیٹ اور راجہ فاروق رضا ایڈووکیٹ نے قانونی طور پر اہم کردار ادا کیا۔ فیصلہ سننے کے بعد جعلی پیر کے عزیز و اقارب زار و قطار رونے لگے۔ (روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی، لاہور۔ ۱۳ مارچ)

فیصلہ

بعدالت عبدالکریم لنگاہ ایڈیشنل سیشن جج جہلم

مقدمہ ایف آئی آر (F.I.R) نمبر 113 مورخہ 26-08-2000

زیر دفعہ 295/C-298 ت پ .... پولیس اسٹیشن صدر جہلم

سرکار ...... بنام ...... پیر ظہور احمد ولد حاجی محمد سلیمان ذات مغل سکنہ ڈھوک الف سوہاوہ تھانہ سوہاوہ جہلم

______ ملزم (تاریخ فیصلہ : 12-03-2001)

....

جب مدعی مقدمہ راجہ محمد وحید، عبدالصبور ہاشمی اور ملک فدا حسین ساکنائے سوہاوہ کو ایک پمفلٹ بعنوان : "فیضانِ قلندر"۔ جو کہ پیر ظہور احمد ملزم سے منسوب کیا گیا ہے۔ جس میں نبی پاک حضرت محمد ﷺ سے متعلق توہین آمیز مواد، سیریل نمبر 8 صفحہ نمبر 4 پر پایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حیثیت و مرتبہ شیخ عبدالقادر جیلانی کو سلسلہ نمبر 20 پر دیا گیا تھا، کا علم ہوا تو انھوں نے مقامی پولیس سے بسلسلہ اندراج مقدمہ رجوع کرتے ہوئے شکایت Ex-P.A. پیش کی، جس پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (لیگل) جہلم سے رائے طلب کرنے کے بعد موجودہ مقدمہ پولیس اسٹیشن سوہاوہ ضلع جہلم میں مورخہ 26/8/2000 کو درج ہوا۔

۲۔ ملزم زیر سماعت کو مقدمہ ہذا موصول ہونے کے بعد رسمی فرد جرم مورخہ 27/1/2001 کو عائد ہوئی

جو کہ درج ذیل ہے:

"یہ کہ آپ نے مورخہ 19/8/2000 کو پولیس تھانہ سوہاوہ کی حدود میں احکاماتِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک پمفلٹ بعنوان: "فیضانِ قلندر" کی تبلیغ کرتے ہوئے پائے گئے، جس کے سلسلہ نمبر 8 صفحہ نمبر 4 پر آپ نے کلمہ طیبہ کو تبدیل کر دیا اور مقدس نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے۔ اہانت آمیز کلمات کہے ہیں، اس طرح آپ نے ایک جرم جو کہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295-C کے تحت قابل سزا ہے۔ کا ارتکاب کیا ہے، جو کہ عدالت ھذا کے اختیار سماعت میں ہے"۔

ملزم نے صحتِ جرم سے انکار کیا تو شہادت استغاثہ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی تا کہ موقف استغاثہ ثابت ہو سکے۔

۳۔ راجہ محمد وحید (گواہ استغاثہ نمبر ا) نے پمفلٹ شائع کردہ پر ظہور احمد ملزم کے بارے میں بیان کیا کہ اس کو اپریل 2000ء کے وسط میں اس کا علم ہوا، تو اس نے کچھ اہلِ علم اشخاص جس میں قاری محمد دین، سید احمد شاہ خطیب مرکزی جامع مسجد سوہاوہ شامل ہیں، سے رابطہ کیا تو انھوں نے اس کو بتایا کہ اس میں اہانت آمیز مواد موجود ہے اور نبی پاک ﷺ کے متعلق ہے، اس کے بعد اس نے مہتمم پولیس تھانہ سوہاوہ کو درخواست دی مگر اس نے اس پر کوئی موثر کاروائی ملزم کے خلاف نہ کی جس پر وہ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جہلم کے روبرو پیش ہوا اور وہاں پر اس نے اپنی تحریر کردہ درخواست Ex.P.A. مورخہ 19-08-2000 پیش کی، جس پر اس کے دستخط موجود ہیں اور اس پر عبدالصبور ہاشمی اور ملک فدا حسین گواہان استغاثہ بطور گواہ موجود ہیں۔ یہ درخواست ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (لیگل) کو رائے زنی کے لئے بھیجی گئی تھی اور اس کے بعد مقدمہ ھذا ملزم زیر سماعت کے خلاف درج ہوا۔

جرح میں اس گواہ نے وضاحت کی کہ اس کو پمفلٹ قیصر ہمایوں ثقلین نے دیا تھا، جو کہ اس نے مورخہ 16-4-2000 کو بوقت تین چار بجے بعد از دوپہر دیکھا تھا۔ وہ مسجد میں پمفلٹ متنازعہ کے سلسلہ میں گیا تھا، جہاں پر عبدالصبور ہاشمی اور ملک فدا حسین کے علاوہ دیگر افراد بھی موجود تھے۔ قیسر ہمایوں ثقلین وہاں پر پمفلٹ لیکر گیا تھا، اس نے درخواست مہتمم پولیس اسٹیشن کو اس عرصہ کے ایک ماہ بعد دی تھی اور اس دوران اس نے تین چار افراد سے مشاورت کی تھی۔ سب سے پہلی مرتبہ وہ اور قاری محمد دین موجود تھے اور ان کے علاوہ کوئی دیگر آدمی وہاں پر موجود نہ تھا۔ چار پانچ ایام کے بعد وہ سعید احمد شاہ جو کہ ایک خطیب ہے۔ سے ملاقی ہوا ایک اور خطیب سے بھی اس نے ملاقات کی...... تمام کی یہ رائے تھی کہ ملزم نے توہینِ رسالت کا ارتکاب کیا ہے، اس سلسلہ میں اس نے ان تینوں افراد سے تحریری شکل میں کوئی فتویٰ حاصل نہ کیا تھا۔ جو کہ سنی العقیدہ افراد ہیں۔

اس کے خیال میں قاری محمد دین اور سید احمد شاہ ایم اے علوم اسلامیات تھے مگر وہ پیشہ کے لحاظ سے

مفتی نہ تھے۔ وہ پیر ظہور احمد ملزم کے پاس شائع شدہ پمفلٹ کے مواد کی تصدیق کے لئے نہ گیا تھا اور نہ ہی اس نے پمفلٹ کے شائع کرنے کی اس سے تصدیق کی تھی، اس نے اس بات سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ مذکورہ بالا تین افراد نے ملزم کو پمفلٹ کی تصدیق کے لئے طلب کیا تھا یا کہ نہیں ..... ان کی جائے رہائش سے ملزم کا ڈیرہ تین چار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس نے اس امر کو تسلیم کیا کہ وہ مدرسہ دار لعلوم جامعہ رحمانیہ رضویہ سوہادہ کا ممبر ہے۔ عبدالصبور ہاشمی بھی اس کمیٹی کا ممبر ہے اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ ملزم اور مذکورہ مدرسہ کے ممبران کے درمیان دشمنی موجود ہے۔ پمفلٹ کے مطالعہ کرنے کے بعد اس کی رائے میں درج ذیل الفاظ اہانت آمیز اور حیثیت کم کرنے والے ہیں: "لا الہ الا اللہ عبدالقادر شیء للہ"

اس کو دیئے گئے پمفلٹ کا رنگ سبز تھا۔ Ex.P.B. کے سلسلہ نمبر 8 پر کلمہ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس کو ذکرِ پاک کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس پر ملزم کی کوئی مہر اور دستخط موجود نہ ہیں۔ از خود کہا کہ مذکورہ پمفلٹ میں یہ موجود تھے ..... مگر اب مفقود کر دے گئے ہیں۔ اس نے اس امر کو تسلیم کیا کہ پمفلٹ Ex.P.B. میں پہلا کلمہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" تحریر شدہ ہے۔

اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ پمفلٹ Ex-P.B. وہی پمفلٹ نہ ہے جو کہ ملزم زیرِ سماعت نے شائع کروایا تھا، اس نے اس تجویز سے بھی انکار کیا کہ ملزم نے ایسا کوئی مواد شائع نہ کیا ہے جس سے مقدس نبی پاک ﷺ کی اہانت کی گئی ہو، اس نے اس تجویز سے بھی انکار کیا کہ اس نے مذہبی اور سیاسی رقابت ہمراہ ملزم کی وجہ سے جھوٹی شہادت دی ہے۔

۴۔ قیصر ہمایوں ثقلین (گواہ استغاثہ نمبر ۲) نے بیان قلمبند کرایا کہ وہ پیروں کا معتقد ہے اور وہ ہمراہ دیگراں ملزم کے ڈیرہ پر گیا، جہاں پر اس کو ایک پمفلٹ دیا گیا جو کہ Ex-P.B. پمفلٹ نہ ہے۔ اس کو اسلام کا بہت تھوڑا علم ہے، اس وجہ سے اس نے وہی پمفلٹ قاری سعید احمد سیالوی کو دیا جس نے اسکو پڑھنے کے بعد مقدس نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخی اور اہانت آمیز پایا۔ اس کے علاوہ وہ کچھ مزید مقدمہ ہذا میں نہ کہنا چاہتا ہے۔ فاضل وکیل صفائی کو اس گواہ پر جرح کا موقعہ دیا گیا تھا مگر کوئی جرح نہ کی گئی۔

۵۔ عبدالصبور ہاشمی گواہ استغاثہ نمبر ۳ نے شہادت دی کہ ایک شخص نے اس کو اپریل 2000 میں پمفلٹ Ex-P.B. دیا تھا۔ جس میں شرکیہ کلمات موجود ہونے کے علاوہ مقدس نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخانہ مواد بھی موجود ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو مقدس نبی پاک ﷺ کے قائمقام بتایا گیا۔ انھوں نے مہتمم پولیس تھانہ کو درخواست دی اور وہاں پر ناکامی کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم کے پاس گیا اور درخواست Ex-P.A. وہاں پر گزاری جو کہ اس کی قلمی اور دستخطی ہے۔

مورخہ 27/08/2000 کو مقامی پولیس نے اس کی ملک فدا حسین اور حاجی محمد حنیف کی تصدیق کے
ت پاسپورٹ P-1 مہر P-2 کتابچہ P-3 اور پمفلت چھ صفحات بذریعہ فرد .Ex-P.C قبضہ پولیس میں لیا تھا۔

اس نے جرح میں اس شخص کے نام سے لاعلمی کا اظہار کیا جس نے اس کو مذکورہ پمفلٹ دیا تھا۔ قیصر یوں گواہ استغاثہ نے اس کو پمفلٹ مشتملہ توہین آمیز مواد نہ دیا تھا۔ درخواست کے ساتھ منسلکہ پمفلٹ سبز رنگ تھا۔ اور اصل پرنٹنگ شکل میں تھا۔ یہ ایک فوٹو سٹیٹ کاپی نہ تھی۔ یہ جزوی طور پر سبز رنگ میں تھا۔ سرخی ہائے رنگ میں تھیں، اس پمفلٹ پر کوئی سبز چٹ چسپاں نہ تھی۔ پمفلٹ میں درج شدہ الفاظ کو انہوں نے اپنی د است میں دوہرایا تھا۔ اس نے تسلیم کیا کہ پمفلٹ .Ex-P.B پر کچھ حد تک چسپاندگی کی گئی ہے۔ فوٹو کاپی ہائے ۔ ں کی گئی ہیں، اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ اس نے از خود .Ex-P.B پر چسپاندگی کی ہے۔ وہ راجہ وحید اور ملک فدا حسین سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم کے پاس گئے، قاری صاحب نے اس کو پمفلٹ کے سلسلہ میں بلایا تھا۔ اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ قاری کے پاس موجود پمفلٹ اس کے اپنے پمفلٹ سے مختلف تھا۔ قاری صاحب کے پاس جو پمفلٹ تھا، وہ ملزم کا دستخط شدہ تھا اور اس پر اس کی مہر بھی تھی۔ اس کے اپنے پاس جو پمفلٹ تھا اس پر ملزم کی مہر اور دستخط نہ تھے۔ پمفلٹ کے چھ صفحات تھے اور انکے دونوں طرف لکھا ہوا تھا۔ اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ چسپاندگی کی شکل میں موجود پمفلٹ کے صرف دو اوراق ہیں، دونوں پمفلٹ اصل پرنٹنگ شکل میں تھے۔

قاری صاحب والا پمفلٹ درخواست روبرو سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم کے ہمراہ منسلک کیا گیا تھا۔ اس کا اپنا پمفلٹ درخواست Ex-P.A کے ساتھ منسلک نہ کیا گیا تھا۔ مدرسہ جامعہ رحمانیہ کو قاری محمد دین صاحب چلاتے ہیں۔ وہ راجہ وحید کے ہمراہ جامع مسجد شاہ صاحب میں گیا تھا۔ قاری صاحب والا پمفلٹ جداگانہ شکل میں نہ تھا۔ یہ ایک اکٹھی اور یکجا شکل میں تھا۔ اس نے تسلیم کیا کہ وہ مدرسہ جامعہ رحمانیہ رضویہ کی کمیٹی کا ایک ممبر ہے اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ ملزم حاضر عدالت اور قاری محمد دین کے درمیان مذہبی رقابت موجود ہے۔ اس کو قاری صاحب نے بتایا کہ تحریر شدہ مواد مقدس نبی پاک ﷺ کے لئے توہین آمیز ہے۔ جس پر اس کو دیگر فقہاء سے رابطہ کرنے کے لئے وقت درکار تھا۔ درخواست .Ex-P.A کا تحرک کرنے سے قبل اس نے تین فقہاء سے مشورہ کیا تھا۔ ان میں سے ایک کا نام سعید احمد شاہ جبکہ دیگر دو کے نام اس کے ذہن میں نہ آرہے ہیں۔ راجہ وحید اور ملک فدا حسین گواہانِ استغاثہ اس کے ساتھ تھے، اس نے اس امر سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ آیا اس وقت اس کے پاس پمفلٹ موجود تھا یا نہیں۔ اس نے یہ تجویز کرنا غلط قرار دیا کہ اس نے مذہبی اور سیاسی دشمنی کی وجہ سے جھوٹی شہادت دی ہے اور یہ کہ پمفلٹ Ex-P.B ملزم نے شائع نہ کیا تھا۔

۶۔ وکیل سرکار نے مورخہ 15-02-2000 کو ملک فدا حسین، مرزا احمد شریف، حاجی محمد حنیف اور ضیاء

الحسن کو بوجہ غیر ضروری ہونے ترک کر دیا تھا۔

۷۔ عبدالرشید انسپکٹر گواہ استغاثہ نمبر ۴ نے بیان دیا کہ وہ مورخہ 26-08-2000 کو بطور S.H.O انسپکٹر تھانہ سوہاوہ تعینات تھا اور اس نے مقدمہ کے اندراج کے لئے درخواست .Ex-P.A مرسلہ سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم۔ وصول کی تھی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ لیگل جہلم سے قانونی مشاورت کے بعد اس نے مقدمہ تحت رپورٹ ابتدائی Ex-P.A/1 درج کیا تھا، اس نے موقعہ ملاحظہ کرنے کے بعد نقشہ موقع بلا سکیل Ex-P.D مرتب کیا تھا اور گواہان استغاثہ کی موجودگی اور تصدیق میں کتابچہ P-3 پاسپورٹ P-1 مہر P-2 ماسٹر پرنٹ پمفلٹ "فیضانِ قلندر" P-4 اور درود غوثیہ P-5 اس نے بذریعہ فرد Ex-P.B قبضہ پولیس میں لیا تھا اور ملزم کو گرفتار کیا گواہانِ استغاثہ کے بیانات زیر دفعہ 161 قلمبند کئے اور اس نے ملزم کو مقدمہ کی سماعت کے لئے چالان عدالت کیا۔

جرح میں اس نے وضاحت کی کہ جس شخص نے پمفلٹ شائع کیا تھا، وہ فوت ہو چکا ہے، پرنٹر کا نام پمفلٹ پر درج نہ ہے۔ پمفلٹ میں پرنٹنگ ہاؤس کا نام بھی تحریر نہ کیا گیا ہے۔ شائع کرنے والے کا نام بھی تحریر نہ ہے۔ اس نے اس امر سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ مدعی مقدمہ نے قبل ازیں بھی اس کو کوئی درخواست برائے اندارج مقدمہ دی تھی۔ پمفلٹ .P.B درخواست Ex-P.A کے ساتھ منسلک تھا اور یہ وصولی سے پہلے منسلک تھا اور یہ وہی چھ صفحات والا Ex.P.B ہے اور اس پمفلٹ کی تحویل کے دوران اس سے کسی نے بھی چھیڑ چھاڑ نہ کی ہے۔ اس کے عدالت کو ارسال کردہ ریکارڈ کے چودہ پرت ہائے ہیں۔ از خود رضاکارانہ کہا کہ پمفلٹ .Ex-P.B اس نے مقدمہ کے اندراج کے بعد ملزم کے ڈیرہ سے حاصل کیا تھا۔ اور یہ کہ ریکارڈ میں صرف ایک صفحہ / پرت مفقود ہے، جو کہ Ex-P.A/2 ہے۔ "فیضانِ قلندر" Ex-P.A-2 اس کو درخواست .Ex-P.A کے ہمراہ موصول ہوا تھا۔ اس نے تسلیم کیا کہ Ex-P.A/I ایک فوٹو اسٹیٹ ہے جس پر ملزم کے دستخط نہ ہیں اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ Ex-PA/2 پر ملزم کی مہر نہ ہے، تقابل کرانے پر اصل مہر کی بجائے عکسی نقل مہر پائی گئی۔ درخواست ڈی ایس پی لیگل کو بھیجی گئی تھی اور قانونی رائے موصول ہونے پر ملزم کے خلاف مقدمہ درج رجسٹرڈ کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دیگر کسی شخص سے اس نے قانونی رائے حاصل نہ کی تھی۔ اس نے تسلیم کیا کہ ڈی ایس پی لیگل نے رائے دیتے وقت خصوصی طور پر اپنی رائے میں ان الفاظ "توہینِ رسالت" کا ذکر نہ کیا تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اس نے اپنی رپورٹ میں قانونی ضابطہ اور دفعات کا ذکر کیا تھا۔ اس نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ کلمہ میں تحریف کرنے سے مقدس نبی پاک ﷺ کی توہین ہوتی ہے یا نہیں اور اس طرح جرم زیر دفعہ 295-C ت پ کے زمرہ میں آتا ہے۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ اسی وجہ سے اس نے ڈی ایس پی لیگل سے قانونی رائے طلب کی تھی۔ اس نے تسلیم کیا کہ پمفلٹ .Ex-P.A کو "ذکرِ پاک" کا عنوان دیا گیا ہے اور اس کے بعد مبینہ طور پر کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی ہے۔

اس نے مزید تسلیم کیا کہ پمفلٹ میں صحیح اور درست کلمہ بھی درج ہے اس نے مزید تشریح اور تصحیح کے لئے دوبارہ کسی دیگر کو ریفرنس نہ بھیجا تھا، کیونکہ محکمہ کے لئے ڈی ایس پی لیگل کی رائے حتمی تھی، اس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہے کہ آیا ڈی ایس پی لیگل نے جو کہ پیشہ کے لحاظ سے مفتی نہ ہے۔ صحیح یا غلط طور پر دفعہ 295-C کا ذکر کیا تھا۔ ڈی ایس پی لیگل نے ملزم کو کلمہ میں تحریف کے علاوہ کسی دیگر الزام سے منسوب نہ کیا۔ اس نے تسلیم کیا کہ اس نے ڈی ایس پی لیگل کے دیے ہوئے مشورے کے تحت ہی مقدمہ کا اندراج کیا تھا اور یہ کہ وہاں پر مذہبی رقابت پائی جاتی ہے، اس نے اس امر سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ وقوعہ ہذا سے پہلے کبھی ایسے کوئی الزامات اٹھائے گئے تھے یا نہیں۔ اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ اس نے جھوٹی شہادت دی ہے۔

۸۔ غلام صفدر ڈی ایس پی لیگل (گواہ استغاثہ نمبر ۵) نے (برحلف) بیان کیا کہ قانونی رائے کے لئے اس نے درخواست Ex-P.A. وصول کی تھی جو کہ اس کو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھیجا تھا اور اس کے ساتھ پمفلٹ اور ایک فتوی Ex-P.E. منسلک تھا، جس کی بنا پر اس نے رائے قائم کی کہ ملزم نے بادی النظر میں جرم زیر دفعہ 295 تعزیرات پاکستان کا ارتکاب کیا ہے۔ اسکی رپورٹ Ex-P.F. ہے اور اس پر اس کے دستخط موجود ہیں۔

جرح میں اس نے وضاحت کی کہ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم نے اس کو درخواست براہ راست تجویز کی تھی، جس کے ساتھ صرف پمفلٹ P.B. منسلک تھا۔ فتوی بھی درخواست کے ساتھ لف تھا۔ ازاں بعد تصحیح کی کہ فتوی Ex-P.E. درخواست Ex-P.A. کے ہمراہ نہ تھا، جبکہ اس نے پہلی مرتبہ ایس پی دفتر سے درخواست کو وصول کیا تھا۔ فتوی تفتیشی آفسر نے حاصل کیا تھا۔ اس نے خود حاصل نہ کیا تھا۔ فتوی کی وصولی کی تاریخ سے اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ درخواست اور پمفلٹ کے مندرجات کے مطالعہ کے بعد اس نے رائے قائم کی کہ مقدس نبی پاک ﷺ کی اہانت اور توہین کی گئی۔ اس پمفلٹ میں اہانت آمیز مٹیریل، سیریل نمبر 8 "ذکرِ پاک سلسلہ قلندری" کے عنوان کے تحت یہ تھا: "لا اله الا الله عبدالقادر شيء الله"۔ اس نے تسلیم کیا کہ خصوصی الفاظ "کلمہ" وہاں پر تحریر نہ ہیں۔ اس نے مقدس کتاب قرآن پاک پڑھا ہوا ہے۔ تاہم وہ عربی تحریر کو اردو میں تحریر نہ کر سکتا ہے۔ وہ ایک مفتی نہ ہے۔ اس کو دینِ اسلام کا علم ہے اور وہ تیسرا کلمہ فاضل کونسل صفائی کی تجویز کے مطابق زبانی سنا سکتا ہے اس نے یہ تجویز کرنا غلط قرار دیا کہ اس کی رائے قانونی نہ تھی اور یہ کہ وہ مقدمہ ہذا میں کبھی بھی رائے دینے کی پوزیشن واہلیت میں نہ تھا۔ "شيء الله" کے الفاظ دوستی اور اللہ تعالی سے قربت کے مفہوم میں آتے ہیں، وہ یہ نہ کہہ سکتا ہے کہ شیخ عبدالقادرؒ اللہ تعالی کا دشمن تھا۔ رضاکارانہ طور پر کہا کہ مقدس نبی پاک ﷺ کی جگہ عبدالقادر کو دیتے ہوئے تحریر میں محمد ﷺ کا قائم مقام بنایا گیا، جو کہ اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے رسول ہیں، اس نے

تسلیم کیا کہ ایک ماہرانہ رائے دینے کے لئے اسلامی مہارت ضروری ہوتی ہے اور وہ اسلامی قانون میں ایک بہت بڑا عالم و فاضل نہ ہے اسی وجہ سے اس نے فتوی .Ex-P.E پر انحصار کیا تھا۔ اس نے اپنی رائے بعد از مشورہ و مشاورت اور فتوی .Ex-P.E کے مطالعہ کے بعد دی تھی۔ اس نے ملزم سے یہ نہ پوچھا تھا کہ آیا اس نے پمفلٹ شائع کروایا تھا یا کہ نہیں...... کیونکہ یہ اس کے ریفرنس میں نہ تھا۔ اس نے تفتیشی افسر سے یہ نہ پوچھا تھا کہ اس نے ملزم سے استفسار کیا ہے کہ ملزم نے پمفلٹ شائع کروایا تھا یا کہ نہیں۔ پمفلٹ .Ex-P.B وہی پمفلٹ ہے جو کہ اس کے روبرو پیش کیا گیا تھا۔ جب پمفلٹ ہمراہ درخواست .Ex-P.A اس کے روبرو پیش ہوا تو وہ مشتمل ہر دو پرت ہائے تھا۔ یہ دو پرت ہائے سبز مطبوعہ عنوان کے تحت سبز رنگ میں تھے۔ اس نے اس امر سے معذوری کا اظہار کیا کہ پمفلٹ قطعات کی شکل میں تھا کہ صرف ایک ہی شیٹ تھی اور وہ تہہ در تہہ تھی۔ یہ اصل شکل میں اور شائع شدہ تھا۔ اس نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ اس پر ملزم کی مہر اور دستخط موجود تھے۔ پمفلٹ .Ex-P.B پر ملزم کے دستخط اور مہر نہ ہیں۔ پمفلٹ پر کوئی چسپاندگی نہ تھی۔ تقابل کرائے جانے پر پمفلٹ .Ex-P.B پر چسپاندگی اوراق ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ .Ex-P.E فتوی پر گو توہین رسالت کے الفاظ خصوصی طور پر درج نہ ہیں، رضاکارانہ طور پر کہا کہ ان کی تحریر کچھ اس طرح ہے:

"اللہ جل شانہ کی شان میں صریح گستاخی کی اور اہلِ اسلام کے جذبات کو سخت مجروح کیا ہے بلکہ درحقیقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی بھی توہین کی ہے"۔

اس نے دفعہ 298 تعزیراتِ پاکستان کے علاوہ دفعہ C-295 ت پ کا بھی تجویز کیا تھا۔ اس نے تسلیم کیا کہ دفعہ C-295 توہین مقدس نبی پاک ﷺ سے ہی متعلقہ ہے کسی دیگر سے متعلقہ نہ ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ فتوی .Ex-P.E میں مفتی صاحب نے کلمہ تحریف ہونے کا خصوصی طور پر ذکر نہ کیا تھا۔ اس نے اپنی رائے میں یہ تحریر کیا ہے کہ ملزم نے کلمہ پاک میں تحریف و تبدیلی کی ہے۔ اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ مدعی فریق سے سازباز ہو کر اور ان کے دباؤ میں آکر اس نے غلط رائے دی تھی، اس نے فتوی Ex-P.E کو اپنی رائے قائم کرتے ہوئے بالکل نظر انداز نہ کیا تھا۔ اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ فتوی Ex-P.E کے سطحی ملاحظہ سے جرم زیرِ دفعہ C-295 کا وقوع پذیر ہونا نہ پایا جاتا ہے۔ اس نے اس تجویز سے بھی انکار کیا کہ اس نے مدعی فریق سے سازباز ہو کر اصلی پمفلٹ کو غائب کر دیا ہے کیونکہ اس پمفلٹ میں ذکر لا إله إلا لله عبدالقادر شيء لله بیان کردہ حالت میں ایک ہی لائن میں نہ لکھا گیا تھا۔ اس نے اس تجویز سے انکار کیا کہ عبدالقادر شيء لله کے الفاظ ذکر اور کلمہ کا جزو اور حصہ نہ تھے۔ اس نے اس تجویز سے بھی انکار کیا کہ اس نے مدعی مقدمہ سے سازباز ہونے کی وجہ سے ملزم سے پمفلٹ شائع کرنے کے بارے میں نہ پوچھا تھا۔ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد یا اسلامی نظریاتی کونسل

سلام آباد سے اس نے رائے کے سلسلہ میں کوئی رجوع نہ کیا تھا۔ اس کی اپنی رائے کے مطابق پمفلٹ Ex-P.E. میں شرک کا ارتکاب واضح طور پر پایا جاتا ہے۔ اس کی رائے ایک مسلمان کو غیر مسلم یا مشرک قرار دینے کے لئے کافی نہ ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ وہ صرف اپنی رائے کا ہی پابند ہے کسی دیگر کا نہیں۔ اس نے اس امر سے لاعلمی کا اظہار کیا کہ ہمارے ملک میں ایک فریق کی الزام تراشی بر خلاف دیگر فریق عام ہے۔ اس نے اس تجویز سے بھی انکار کیا کہ وہ جھوٹی شہادت دے رہا ہے اور یہ کہ صفحہ مسل پر موجود پمفلٹ ملزم سے متعلقہ نہ ہے، اس نے لاعلمی کا اظہار کیا کہ ملزم نے Ex-P.B. شائع نہ کیا تھا۔

۹۔ ملزم کا بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند کیا گیا تو اس نے پمفلٹ بعنوان: "فیضانِ قلندر" کے شائع کرنے سے انکار کیا، جس میں صفحہ نمبر 3 کے سلسلہ نمبر 20، 21، 22، 23 اور صفحہ نمبر 4 کے سلسلہ نمبر 5، 6، 7 اور 8 پر مقدس نبی پاک ﷺ کے لئے نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے۔ اس نے اس سے بھی انکار کیا کہ پمفلٹ B-4 نہ تو پولیس نے اس سے برآمد کئے اور نہ ہی یہ اس سے متعلقہ ہیں تاہم اس نے یہ امر تسلیم کیا کہ پاسپورٹ P-I مہر P-2 اور کتابچہ بعنوان: "ختم شریف غوثیہ" P-3 اس کی ملکیتی اور متعلقہ ہیں۔ ایک اہم سوال کے جواب میں جو کہ اس طرح ہے کہ مقدمہ "ھذا اس کے خلاف کیوں قائم کیا گیا اور گواہان استغاثہ نے اس کے خلاف کیوں شہادت دی ہے"۔ تو اس کا جواب کچھ اس طرح تھا:

"مدعی فریق اور مولوی محمد دین-- جو کہ جامعہ رضویہ کا ہے-- کی مجھ سے سیاسی رقابت ہے، اس وجہ سے انہوں نے مجھے اس مقدمہ میں غلط طور پر ملوث کیا ہے"۔

اپنی بے گناہی پر زور دیتے ہوئے تاہم اپنا بیان بر حلف زیر دفعہ (2)340 ضابطہ فوجداری قلمبند کرانے سے گریز کیا، تاکہ اس کے خلاف عائد کردہ الزامات کی نفی و تردید ہو سکے۔ ایک سوال کے جواب میں جو کہ کچھ اس طرح ہے کہ "آیا آپ مزید کچھ کہنا چاہتے ہیں"۔ تو اس کا جواب کچھ اس طرح تھا:

"میں بے گناہ ہوں، میں نے شاملِ شہادت پمفلٹ ہائے شائع نہ کئے تھے۔ یہ مدعی فریق نے پولیس سے سازباز کر کے تیار کئے ہیں، میں ایک مسلمان ہوں اور کبھی ایسی تحریر کو شائع کرنے کا سوچ بھی نہ سکتا ہوں جو کہ مقدس نبی پاک ﷺ یا کسی دیگر مذہبی شخصیت کے بارے میں توہین آمیز ہو، میری کتابی تحریر ہائے میں ایسی کوئی بات نہ ہے جس سے شرک، کفر یا مقدس ہستی ہائے (شخصیات) کی توہین کا پہلو نکلتا ہو اور یہ کہ کسی دیگر مسلمان یا دیگر شخص کے جذبات کو مجروح نہ کرتی ہے، میں اسلام کے بنیادی ارکان میں یقین رکھتا ہوں اور با عمل مسلمان ہوں ہم ذکر عبدالقادر شیء لله کو کلمہ یا ذکر کے حصہ کے طور پر نہ تو تحریر کرتے ہیں اور نہ ہی اس طرح پڑھتے ہیں۔ ہم ایمان

رکھتے ہیں کہ شیخ عبدالقادرؒ اللہ تعالی کا دوست ہے۔ پاکستان میں مختلف طبقہ ہائے فکر توہین مقدس نبی پاک ﷺ اور شرک وکفر کے الزامات لگاتے ہوئے فتوی ہائے ایک دوسرے کے خلاف لگاتے رہتے ہیں۔ مگر ہم اس جیسی مذہبی و متعصبانہ سرگرمیوں میں ملوث نہ ہیں۔ میں نے کوئی ایسا فعل نہ کیا ہے جس سے ضابطہ قانون اور شریعت کی خلاف ورزی ہوتی ہو"۔

۱۰۔ فاضل وکیل سرکار نے مسٹر عباد الرحمان لودھی ایڈووکیٹ کی معاونت سے بحث کا آغاز کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ ملزم حاضر عدالت نے اپنے مکمل اور مفصل رہائشی پتہ کے تحت پمفلٹ شائع کرایا تھا۔ رپورٹ ابتدائی درج کروانے میں جو تاخیر ہوئی ہے اس کی بخوبی وضاحت کردی گئی ہے کیونکہ تفتیشی آفیسر کو ماہرانہ رائے حاصل کرنا تھی اور علاوہ ازیں مدعی کو بذاتِ خود قابلِ اعتراض پمفلٹ کے سلسلہ میں دیگر ماہر افراد سے مشاورت کرنا تھی۔ فاضل وکیلِ صفائی نے مقدمہ ہذا میں تین مختلف موقف اختیار کئے ہیں۔ اس نے اس امر پر زور دیا کہ ملزم حاضرہ عدالت نے دیدہ دانستہ مقدس نبی پاک ﷺ کے مقدس نام کو آلودہ و ناپاک کیا ہے۔ کیونکہ اس نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو مقدس نبی کریم ﷺ کے قائم مقام بنایا ہے اور اس طرح اس نے اول کلمہ طیبہ میں تحریف و تبدیلی کی ہے۔ سلسلہ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ اور ۲۳ میں موجودہ تحریر مشرکانہ ہے اور یہ مشرکانہ ہونے کی وجہ سے اسلامی تعلیمات کے قطعی طور پر مخالف ہے۔ یہ ایک مسلمان سے مرتکب ہونا پایا جاتا ہے، لہذا ملزم زیرِ سماعت پوری سزا کا حق دار ہے۔ تاریخِ اسلام میں موجود مختلف واقعات کی طرف عدالت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اس نے بہت سی مثالیں ایسی بیان کیں جن میں مقدس نبی پاک ﷺ کے نام مبارک سے چھیڑ خانی کی گئی تو اس جرم میں ان کی گردن زنی کی گئی تھی۔ اس نے بحث جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ ایسے ملزم کو تو "توبہ" کا بھی کوئی فائدہ نہ دیا جا سکتا ہے۔ جرم زیر دفعہ 295-C تعزیراتِ پاکستان کا ارتکاب کرنے کے بعد ملزم کے لئے معافی کی کوئی گنجائش نہ ہے۔

۱۰۔الف : راجہ محمد وحید گواہ استغاثہ نمبر ۱ اور عبدالشکور گواہ استغاثہ نمبر ۳ کی شہادت کی طرف عدالت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اس نے اس امر پر زور دیا کہ دونوں گواہانِ مقدمہ کے اہم معاملات و پہلو ہائے پر ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان کی گواہی پر ملزم کے خلاف فیصلہ کرنے کے سلسلہ میں مکمل طور پر انحصار کیا جا سکتا ہے توہین آمیز پمفلٹ ان کے ہاتھوں لگا تو انہوں نے بعد از مشاورت معاملہ کی رپٹ مہتمم پولیس اسٹیشن تھانہ سوہاوہ کو دی اور وہاں پر ناکامی کی صورت میں وہ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کے پاس آئے اور جہلم شہر میں شکایت Ex-P.A. پیش کی، ڈی ایس پی لیگل جہلم سے مشورہ لینے کے بعد ملزم حاضر عدالت کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا۔

۱۱۔ برآمدگی ہائے کو زیرِ بحث لاتے ہوئے فاضل کونسل استغاثہ نے موقف اختیار کیا کہ پاسپورٹ P-1 مہر P-2 کتابچہ P-3 پمفلٹ P-4 اور درود غوثیہ برائے حاجات P-5 ملزم سے برآمد ہوئی تھی اور یہ بذریعہ فرد

برآمدگی .Ex-P.C قبضہ پولیس میں لی گئی تھی۔ ان اشیاء کی ملزم سے برآمدگی واضح طور پر موقف استغاثہ کی تائید کرتی ہے۔

۱۲۔ طریقہ تفتیش کو زیر بحث لاتے ہوئے فاضل وکیل سرکار اور مستغیث نے مزید کہا کہ مقدمہ ہذا میں پولیس کی تفتیش مروجہ طریقہ کے مطابق رہی ہے۔ عبدالرشید انسپکٹر ایس ایچ او نے مقدمہ کا اندراج تحت ابتدائی رپورٹ Ex-P.A./1 کیا تھا۔ اس نے موقع ملاحظہ کرنے کے بعد نقشہ موقع بلاسکیل .Ex-P.D بھی مرتب کیا تھا اور اشیاء مال مقدمہ بشکل کتابچہ P-3 پاسپورٹ P-1 مہر P-2 پمفلٹ "فیضانِ قلندر" P-4 اور درود غوثیہ P-5 کو گواہانِ استغاثہ کی موجودگی میں بذریعہ فرد .Ex-P.C قبضہ میں لیا تھا۔

۱۳۔ جس شخص نے پمفلٹ پرنٹ کیا تھا۔ اس کی عدم حاضری روبرو عدالت۔ کے سلسلہ میں اس نے انکشاف کیا کہ وہ شخص فوت ہو چکا ہے۔ تفتیشی آفیسر کے بیان کی طرف عدالت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اس نے موقف اختیار کیا کہ تفتیش کے دوران مذکورہ شخص فوت ہو ناپایا گیا تھا جو کہ مقدمہ کے اندراج سے 15 یوم پہلے فوت ہو چکا تھا۔

۱۴۔ فاضل وکیل سرکار نے نظائر پی، ایل، ڈی 1994 لاہور 1992,485 پاکستان کریمنل لاء جرنل 2346 اور پی ایل ڈی 1991 فیڈرل شریعت کورٹ /10 پر انحصار کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ملزم کے خلاف استغاثہ میں اپنا موقف بلاشک وشبہ ثابت کر دیا ہے، اور یہ کہ ملزم حاضرہ عدالت سزائے موت کا مکمل طور پر حق دار ہے۔

۱۵۔ اس کے برعکس فاضل وکیل صفائی نے عدالت کی توجہ پمفلٹ .Ex-P.B اور Ex-P.A/2 میں موجود قابلِ اعتراض موادو تحریر کی طرف مبذول کراتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ یہ تحریر ملزم سے وقوع پذیر ہونا ثابت نہ ہوتی ہے اس پر نہ تو شائع کرنے والے مقام کا ذکر ہے اور نہ ہی اس پر کسی پبلشر کا نام درج ہے۔ وہ شخص جس کو ملزم نے پمفلٹ دیا تھا اس نے بطور گواہ استغاثہ نمبر ۲ پیش ہوتے ہوئے کسی بھی قابلِ مواخذہ فعل کو ملزم سے منسوب نہ کیا ہے۔ لہذا کہانی استغاثہ بے بنیاد ہے۔

مہتمم پولیس تھانہ کو اسلام کا کوئی کافی علم نہ ہے، لہذا ملزم کی سزایابی کے لئے اس کے بیان پر کوئی انحصار نہ کیا جا سکتا ہے، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لیگل (گواہ استغاثہ نمبر ۵) نے بھی کوئی ماہرانہ رائے نہ تو اسلامی یونیورسٹی سے حاصل کی ہے اور نہ ہی اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد سے رجوع کیا، وہ صرف اکیلا ملزم کے خلاف رائے دینے کے لئے اہل و قابل نہ تھا۔ فاضل وکیل صفائی نے نظائر پی ایل ڈی 1986 کراچی 574 ,1998 ایم ایل ڈی 1592، پی ایل ڈی 1977 لاہور 267، پی ایل ڈی 1987 لاہور 208، پی ایل ڈی 1980 لاہور 20-1987

سی ایل سی 1159۔1989 اے ایل ڈی ۔136 اور پی ایل ڈی 1977 لاہور 663 پر انحصار کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ ایسی دستاویز جو کہ ثابت شدہ نہ ہو کو شہادت میں نہ پڑھا جا سکتا ہے۔ حتی کہ اس کو مخالف فریق کے عدم اعتراض کے باوجود شاملِ شہادت کر لیا گیا ہو۔ ایک دستاویز کا شاملِ شہادت ہونا اور بات ہے اور اس کا مبنی بر حقیقت و سچائی ہونا ایک دوسری بات ہے۔ ایک دستاویز کو شہادت میں شامل کرنے کا یہ ہرگز مطلب نہ لیا جا سکتا ہے کہ اس دستاویز کے مندرجات کو بھی درست تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اصل پمفلٹ کی عکسی تصویر نہ تو اصل دستاویز کے طور پر پیش کرنے کے مترادف ہے اور نہ ہی اس کی مصدقہ نقل عدالت میں پیش کرتے ہوئے شامل شہادت ہو سکتی ہے۔

۱۶۔ میری توجہ دفعہ 295 تعزیراتِ پاکستان کی طرف مبذول کراتے ہوئے اس نے موقف اختیار کیا کہ سلسلہ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳ نمبر Ex-P.A/2 کسی بھی طرح اس ضابطۂ قانون میں نہ آتا ہے، ان سیریل نمبر ہائے کا مواد زیادہ سے زیادہ شرک کے زمرہ میں لایا جا سکتا ہے اور ایک مشرک کے لئے اس ضابطۂ قانون میں کوئی سزا مقرر نہ ہے۔

۱۷۔ عبدالقادر کو شیئ للہ سے منسوب کرتے ہوئے کسی بھی طرح مقدس نبی پاک ﷺ کی اہانت نہ ہوتی ہے، حضرت محمد ﷺ کا نام مبارک کسی بھی طرح آلودہ نہ ہوتا ہے، اس کو کلمہ کے پہلے حصے کے بعد وقفہ دیتے ہوئے پڑھا جاتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ اگر اس کو توہین آمیز لیا جائے تو مسلمانوں کے بہت سے فرقوں۔ جو کہ ملک پاکستان میں ہیں۔ کو نظر انداز کرتے ہوئے، نہ چھوڑا جا سکتا ہے۔ شیعہ حضرات حضرت علیؓ کو مشکل کشا کہتے ہیں جو کہ شرک کے زمرہ میں آتا ہے۔ قانونی حوالہ 1992 پاکستان کریمنل لاء جرنل 2346 جس پر فاضل وکیل سرکار نے انحصار کیا، کی طرف آتے ہوئے فاضل کونسل صفائی نے موقف اختیار کیا کہ ملزم حاضرہ کا مقدمہ اس سے مطابقت نہ رکھتا ہے، ملزم زیرِ سماعت ایک مسلمان ہے اور وہ قادیانی نہ ہے۔ لہذا ایسا کرنا قیاس مع الفارق ہے اور مقدمہ ہذا پر اس کا اطلاق نہ ہوتا ہے۔ پمفلٹ "فیضان قلندر" شائع کرنے میں ملزم کی بدنیتی ماپنے کے لئے کوئی پیمانہ موجود نہ ہے۔ "کفر" "شتم" اور "السب" کے الفاظ میں فرق موجود ہے۔

۱۸۔ ملزم کو مقدمہ ھذا میں غلط طور پر اور جھوٹا ملوث کرنے کے سلسلہ میں اس نے موقف اختیار کیا کہ یہ بدنیتی سے اور غلط محرک کی وجہ سے مدعی مقدمہ نے کیا ہے راجہ محمد وحید گواہ استغاثہ نمبر 1 اور عبدالصبور ہاشمی گواہ استغاثہ نمبر 3 مدرسہ دار لعلوم جامعہ رحمانیہ سوہاوہ کے فعال ارکان ہیں، جو کہ ملزم کا مخالف گروہ ہے اور انہوں نے ملزم کو بدنام کرنے کے لئے مقدمہ ہذا درج کروایا۔

۱۹۔ بحث جاری رکھتے ہوئے فاضل کونسل صفائی نے مزید کہا کہ ﴿غفور الرحیم﴾ کے الفاظ حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی کے مترادف نہ ہے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں کو خود کہا کہ وہ ﴿رحماء بینھم﴾ ہیں۔ ایسا سورۃ الفتح میں درج ہے۔ رحم وشفقت کی صفات اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دی ہے۔ لہذا یہ کسی بھی طرح مقدس نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخانہ نہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو از خود ﴿رحمة للعالمین﴾ کہا ہے۔ مزید اضافہ کیا کہ کفر اور شرک کے ارتکاب کا تعین کرنا عدالت ھذا کے دائرۂ اختیار میں شامل نہ ہے۔ اور نہ ہی ان کی کوئی سزا تعزیراتِ پاکستان میں موجود ہے اور نہ ہی آئین پاکستان میں موجود ہے۔ عرفِ عام میں عبدالقادر شیئ للہ کے الفاظ ایک عظیم شئے اور قدر و قیمت والی چیز کے معانی کا مظہر ہے، اس کو اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ تصور کیا جاتا ہے اور ایک وسیلہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ لہذا کلمہ پاک کی کوئی تحریف وقوع پذیر نہ ہوتی ہے۔

۲۰۔ بحث کا اختتام کرتے ہوئے فاضل وکیل صفائی نے ملزم کی بے گناہی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملزم کے خلاف استغاثہ اپنا مقدمہ ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ لہذا ملزم مقدمہ ہذا سے بریت کا حقدار ہے۔

۲۱۔ وکیل سرکار اور مسٹر عباد الرحمٰن لودھی ایڈووکیٹ جو کہ وکیل مستغیث ہے اور ڈاکٹر محمد اسلم خاکی وکیل صفائی کی بحث اور مطالعہ ریکارڈ کرنے کے بعد پایا جاتا ہے کہ پمفلٹ متنازعہ۔ جو کہ شاملِ شہادت بطور P.B ہے۔ کو فاضل وکیل صفائی نے راجہ محمد وحید گواہ استغاثہ نمبر 1 پر جرح کے دوران متعارف کراتے ہوئے خود شاملِ شہادت کیا ہے۔ لہذا فاضل وکیل صفائی یہ نہ کہہ سکتے ہیں کہ اس پمفلٹ کو شہادتِ استغاثہ میں غلط اور غیر قانونی طور پر شامل کیا گیا ہے۔ پھر بھی اس کی اشاعت از ملزم اور اصلیت ثابت ہونے کی نسبت یہ باآسانی کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں امور عبدالرشید مہتمم پولیس تھانہ (گواہ استغاثہ نمبر 4) اور غلام صفدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (لیگل) (گواہ استغاثہ نمبر 5) کی گواہی اور شہادت سے ثابت ہوتے ہیں اور ان کی یہ شہادت ان حالات وواقعات کی نشاندہی کرنے والی شہادت کے علاوہ ہے۔ جس نے ملزم کو توہین آمیز اشاعت سے مربوط کیا ہے۔ جو کہ راجہ عبدالوحید گواہ استغاثہ نمبر 1 اور قیصر ہمایوں ثقلین گواہ استغاثہ نمبر 2 اور عبدالصبور گواہ استغاثہ نمبر 3 کے بیانات میں پائی جاتی ہے۔

غلام صفدر گواہ استغاثہ نمبر 5 نے اپنی رپورٹ کی بھرپور تائید کی ہے جو کہ اس نے فتویٰ Ex-P.B کی بنا پر مرتب کی تھی۔ یہ رپورٹ شاملِ شہادت بطور P.F ہے اور اس پر گواہ مذکورہ کے دستخط موجود ہیں۔ رپورٹ Ex-P.F کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

"میں نے راجہ عبدالوحید، عبدالصبور ہاشمی اور ملک فدا حسین سکنہ سوہاوہ کی پیش کردہ درخواست کے مندرجات کا مطالعہ کرنے کے علاوہ درخواست کے ساتھ منسلکہ پمفلٹ کا بھی ملاحظہ کیا ہے۔ اور اس کے بعد نتیجہ اخذ کیا ہے کہ پیر ظہور بادشاہ کا یہ فعل ضابطہ قانون 295-C مع دفعہ 298 ت پ کے زمرہ میں آتا ہے کیونکہ

عبدالقادر جیلانیؒ کلمہ میں مقدس نبی پاک ﷺ کی بجائے تحریر کئے گئے ہیں، جس سے کلمہ میں تبدیلی ہو گئی ہے"۔

اس طرح صاف واضح ہے کہ اس گواہ نے پمفلٹ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اس میں ملزم حاضر نے کلمہ میں تحریف کی تھی۔

اصل فتویٰ Ex-P.E میں بھی واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ مفتی محمود حسین نے پمفلٹ "فیضانِ قلندر" خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی صفات، جو کہ ﴿حي القيوم ،الله الصمد، العلي العظيم اور غفور الرحيم﴾ ہیں کہ عبدالقادر جیلانی غوث پاک سے سلسلہ نمبر ۲۰، ۲۲ اور ۲۳ پر منسوب کیا گیا ہے۔ اس دستاویز سے پمفلٹ بعنوان "فیضان قلندر" کی موجودگی ثابت ہوئی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس پمفلٹ کو آستانہ غوثیہ گلشن بغداد شریف کے پتہ سے جاری کیا گیا تھا۔ اور یہ پتہ مسلمہ طور پر ملزم کا ہے اس کی مزید تائید ملزم کی مہر سے بھی ہو جاتی ہے۔ جس کی برآمدگی کو ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں خود تسلیم کیا ہے۔

۲۲۔ مذکورہ مہر میں دیا گیا پتہ آستانہ غوثیہ گلشن بغداد شریف سوہاوہ کا ہے۔ ان حالات وواقعات میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ پمفلٹ "فیضانِ قلندر" کا کوئی وجود نہ ہے اور نہ یہ کہ استغاثہ کسی ایسے توہین آمیز پمفلٹ کے وجود کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

۲۳۔ قیصر ہمایوں ثقلین گواہ استغاثہ نمبر 2 جو کہ پیروں کا ماننے والا ہے کو ملزم کے ڈیرے پر ہمراہ دیگراں جانے کا اتفاق ہوا تو اس ڈیرہ پر اسے ایک پمفلٹ دیا گیا، تاہم اس نے بیان کیا ہے کہ پمفلٹ P.B. وہی پمفلٹ نہ ہے۔ اس نے ایسا درست کہا ہے کیونکہ وہ پمفلٹ ایک وحدت کی شکل میں تھا۔ جیسا کہ استغاثہ نے اس کو بطور Ex-P.A/2 پیشِ شہادت کیا ہے۔ اس گواہ پر فاضل وکیل سرکار نے کوئی جرح نہ کی تھی۔ اس گواہ کو ایسا تجویز نہ کیا گیا تھا کہ ملزم کے ڈیرہ پر اسے کوئی پمفلٹ دیا ہی نہ گیا تھا۔ ایک خاص امر پر گواہ کو جرح نہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ اس خاص امر کو درست اور صحیح مان لیا گیا ہے۔ پس اس طرح بآسانی رائے قائم کی جاسکتی ہے کہ کم از کم ایک پمفلٹ تھا جو کہ گواہ استغاثہ قیصر ہمایوں ثقلین کے حوالے ملزم نے کیا تھا اور وہی پمفلٹ گواہ مذکورہ نے قاری محمد دین سیالویؒ کے حوالے کیا تھا جس نے اس کے مطالعہ کے بعد اس کو کچھ حد تک مقدس نبی پاک ﷺ کی شان میں گستاخانہ پایا تھا۔

ان حالات وواقعات کی روشنی میں بھی یہ نہ کہا جاسکتا ہے کہ کوئی اہانت آمیز پمفلٹ موجود نہ تھا۔ نیز یہ کہ استغاثہ اس پمفلٹ کو کسی آزاد اور قابل بھروسہ شہادت سے ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

۲۴۔ حالات وواقعات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ راجہ محمد وحید گواہ استغاثہ نمبر 1 جبکہ وہ عبدالصبور ہاشمی اور ملک فدا حسین اور قاری محمد دین کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، وہاں پر اس کو قیصر ہمایوں ثقلین نے آکر ایک پمفلٹ دیا اور اس کو اہانت آمیز جتلایا۔ بعد از مناسب مشاورت و غور خوض راجہ محمد وحید گواہ استغاثہ نمبر 1 کو بتایا گیا

کہ مذکورہ مواد مقدس نبی پاک ﷺ کی نسبت توہین آمیز ہے اور ملزم حاضر عدالت نے توہین رسالت کی ہے لہذا وہ مہتمم پولیس تھانہ کے پاس گیا اور وہاں پر ناکامی کی صورت میں سینئر سپرنٹنڈنٹ جہلم پولیس کے پاس مقدمہ کے اندراج کیلئے پیش ہوا۔ مذکورہ پمفلٹ اس نے اپنی شکایت کے ہمراہ لف کیا تھا جو کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (لیگل) گواہ استغاثہ نمبر 5 نے بھی رائے کا اظہار کرتے وقت دیکھا تھا۔

۲۵۔ عبدالصبور ہاشمی گواہ استغاثہ نمبر 3 بھی موقف استغاثہ برآمدگی پاسپورٹ پی 1 اور مہر پی 2 سے مطابقت رکھتا ہے اور ان اشیاء میں بھی دیا گیا پتہ وہی ہے جو کہ دستاویز استغاثہ پی اے 2 میں تحریر اس گواہ نے موقف استغاثہ کی تائید کی ہے کہ اس پمفلٹ میں کلمات اور توہین آمیز مواد بہ نسبت مقدس نبی پاک ﷺ موجود ہے۔ عبدالقادر جیلانی" کو مقدس نبی پاک ﷺ کی جگہ پر رکھا گیا ہے۔

ان حالات و واقعات کی روشنی میں فاضل وکیل صفائی ذکر کردہ قانونی حوالہ جات سے کوئی فائدہ اٹھانے میں ناکام رہے ہیں۔ مقدمہ ہذا کے حالات وواقعات پیش کردہ نظائر کے حالات وواقعات سے مختلف ہے پھر بھی اگر پمفلٹ پی ٹی اور پی اے اور نمبر 2 کو علیحدہ رکھتے ہوئے نظر انداز بھی کر دیا جائے تو مسٹر غلام صفدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (لیگل) گواہ استغاثہ کا بیان ہی اس سلسلہ میں کافی ہے کہ شرکیہ کلمات اور توہین آمیز مواد پر مشتمل پمفلٹ موجود ہے۔ اس گواہ نے اپنی رپورٹ پی ایف اور فتوی پی ای کو ثابت کیا ہے، جس میں کلمہ میں تحریف اور شرکیہ کلمات کا وجود پایا جاتا ہے جو کہ پمفلٹ زیر تجویز میں ہے اور یہ شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہوتے ہیں، اس گواہ نے پمفلٹ کو دیکھنے کے بعد ہی اپنی رائے دی تھی۔

۲۶۔ فاضل وکیل صفائی کی اس دلیل کو لیتے ہوئے کہ دفعہ 295 سی ت پ کا اطلاق مقدمہ ہذا پر نہ ہوتا ہے اور ملزم کے خلاف کوئی تعزیری کاروائی نہ ہو سکتی ہے، کیونکہ شرکیہ کلمات کی اشاعت ملکی قوانین میں قابل سزا نہ ہے۔ ملکی آئین اور تعزیرات پاکستان اس سلسلہ میں خاموش ہے۔ اس دلیل کا کچھ اس طرح جائزہ لیا جاتا ہے۔

(اے) ڈی فائل (Defile) کی اصطلاح کو ناپاک، آلودہ، بے عزتی، گندہ اور اپنی جگہ سے ہٹانے کے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں سینٹ پال مل ویسٹ پبلشنگ کمپنی 1979ء کی شائع کردہ ڈکشنری قانونی بلیکس (Blacks) پانچویں ایڈیشن پر انحصار کیا جاتا ہے۔

(بی) معاملہ کے مذکورہ بالا پس منظر میں اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا کلمہ میں عبدالقادر شیئ للہ کا ذکر درج کرنا توہین آمیز اور اہانت آمیز معانی دیتا ہے یا کہ نہیں ___ لہذا شیئ للہ کے الفاظ کی تعبیر و تشریح اس سلسلہ میں ضروری ہے۔

الشيء کے الفاظ کا مطلب ایک ایسی چیز ہے جس کا کسی مرئی و مادی شے سے تعلق ہو اور اس سے کوئی آگاہی اور خبر ہو سکے۔ المكتبة العلمية طہران کی شائع کردہ المعجم الوسیط کی جلد اول میں اس کی تعریف

کچھ اس طرح کی گئی ہے : "مایتصور و یخبر عنه الموجود"۔

اسلامی اکیڈمی لاہور کی شائع کردہ مصباح اللغات میں الله الشئ کو "مقدر کرنا" کا مطلب دیا گیا ہے۔

دارالباز مکة المكرمة کی شائع کردہ ترتیب القاموس ۔ المحيط على طريقة المصباح المنير و أساس البلاغة۔ میں شئ کے الفاظ کو کچھ اس طرح کے معانی میں ذکر کیا گیا ہے۔أعدوه شيئاً اور اس سے شائية ہے، جس کا مطلب کچھ اس طرح درج ہے : " أردته"۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے مرید جو الفاظ شيء الله استعمال کرتے ہیں، تو اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ درج ذیل شعر اکثر پڑھا کرتے تھے :

یا ظل الہ شیخ عبد القادر   شیئاً للہ شیخ عبد القادر

اس سلسلہ میں حدائقِ بخشش سے رجوع کیا جاتا ہے اور اس کا ترجمہ اسلامی کتب خانہ اردو بازار لاہور نے کیا ہے اور اس کتاب کے دوسرے حصے میں صفحہ نمبر ۵ پر کچھ اس طرح تحریر ہے :

اے ظل الہ شیخ عبد القادر   اے بندہ پناہ شیخ عبد القادر

پس اس طرح صاف واضح ہے کہ یہاں پر شئ لله کے الفاظ کو عام معانی سے ہٹ کر استعمال کیا گیا ہے یہاں پر شيء لله کو بمنزلہ بندہ پناہ رکھا گیا ہے۔ تا کہ کوئی دوست یا کوئی چیز جو کہ اللہ کی ہو یا اللہ تعالی کیلئے ہو۔

بندہ پناہ کے الفاظ اس کیلئے استعمال ہوتے ہیں جو کہ لوگوں اور اپنے بندوں کو پناہ دیتا ہو، تحفظ دیتا ہو اور اپنے بندوں کو تحفظ دینا، خصوصاً مسلمانوں کو اللہ تعالی جل جلالہ کی صفات میں ہے مگر یہاں پر یہ صفت شيء لله مذکور کرتے ہوئے شیخ عبد القادر کو دے دی گئی ہے۔ یہاں پر یہ نہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی یہ صفت اور وصف شیخ عبد القادر جیلانی" کو دے دیا ہے، کیونکہ ایک بنی نوع انسان کیلئے کوئی اختیار نہ ہے کہ وہ مذکورہ صفات کسی دوسرے بنی نوع انسان کو دے دے۔

ہم اللہ تعالی کی شیطانِ مردود سے پناہ چاہتے ہیں۔ کسی دوسرے سے پناہ طلب نہ کرتے ہیں اور یہ مسلمانوں کے عقیدے کا بنیادی اصول ہے۔

(سی) اس سے کچھ فرق نہ پڑتا ہے کہ پمفلٹ پی اے 2/ کے سیریل نمبر 8 پر موجود الفاظِ کلمہ کی ادائیگی وقفے کے بعد ادا کی جاتی ہے، کیونکہ ملزم اور اس کے مرید وقفہ کے بعد بھی جز اول اور جزدوئم کو ادا کریں تو شئ لله کے الفاظ میں کسی قسم کا کوئی فرق نہ پڑتا ہے۔ کیونکہ کلمہ بھی وقفہ دینے کے بعد پڑھا جائے تو اس کے معانی بدستور وہی رہتے ہیں جو کہ اکٹھا پڑھنے سے ہوتے ہیں۔ ان حالات میں یہ نتیجہ باسانی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ملزم نے ایک نئی چیز کو دین میں متعارف کرتے ہوئے ایجاد کیا۔ اور یہ چیز مولانا احمد رضا خان نے بھی اپنے شعر مذکورہ میں ایجاد نہ کی تھی، اس نے کلمہ کے ساتھ

عبدالقادر شئ لله تحریر نہ کیا تھا۔ اس کو اصطلاحاً البدعة فی الدین کہا جاسکتا ہے اور یہ حضرت محمد ﷺ کی رسالت سے انکار کے مترادف ہے اور اس کا انکار اسلام کے ارکان سے نفی کرنے کے مترادف ہے اور ارکانِ اسلام سے نفی کرنے والے کو مرتد کہا جاتا ہے اور یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں کچھ قبائل نے زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا، تو انہوں نے ان کی گردن زنی کے سلسلہ میں کاروائی فرمائی تھی۔

(ڈی) ایک مسلمان کا خون یا جان لینا تین حالتوں کے علاوہ جائز نہ ہے۔ یہ تین حالتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ النفس بالنفس ۲۔ الثیب الزانی ۳۔ المارق من الدین

اس سلسلہ میں دار القلم بیروت لبنان کی شائع کردہ صحیح البخاری کے حصہ ۷ اکی کتاب الدیات کے باب نمبر ۹۶۲ صفحہ ۶۰۶ پر انحصار کیا جاتا ہے۔

المارق کی کچھ اس طرح تعبیر کی گئی ہے کہ یہ وہ شخص ہے جس نے دین کو چھوڑ دیا ہو اور وہ عقیدہ، ایمان و اسلام سے ہٹ گیا ہو...... لہذا اس کا خون معاف ہے انگریزی زبان میں ایک مرتد کو Renegads کہتے ہیں تاہم ایک مرتد کو توبہ کرنے کا کہا جائے گا اور اگر وہ توبہ کرنے سے انکار کرے تو اس کو موت کے حوالے کرنا جائز ہے۔ مقدمہ ہذا میں ملزم نے اپنے بیان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں بیان کیا ہے کہ اس کی شائع کردہ تحریر میں کوئی ایسا مواد موجود نہ ہے جس سے اہانت کا پہلو نکلتا ہو۔ توبہ کرنے کی بجائے اس نے اس امر پر اصرار کیا ہے کہ اس کا لٹریچر درست ہے۔ اگر ملزم کا لٹریچر پمفلٹ پی ای اور اے / ۲ کے علاوہ تھا تو اس پر لازم تھا کہ وہ اس لٹریچر کو پیش عدالت کرتا، تاکہ موقف استغاثہ ثابت شدہ کی تردید ہو سکے اور اس اثبات کی نسبت پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی کیا جائے گا۔

(ای) بالواسطہ اہانت کی نسبت آتے ہوئے یہ پایا جاتا ہے کہ بالواسطہ اہانت بھی تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت آتی ہے اور اس کے جواز کیلئے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان ہے جس میں اس نے اپنی بالواسطہ توہین کو بھی توہین قرار دیا تھا۔ حدیثِ قدسی کے الفاظ یہ ہیں: (يؤ ذيني ابن آدم، يسب الدهر وأنا الدهر، أقلب الليل والنهار) ترجمہ: "ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے، وہ زمانے کو گالی دیتا ہے، جبکہ میں ہی زمانہ ہوں، دن اور رات کو بدلنے والا ہوں"۔

اس سلسلہ میں دار القلم بیروت کی شائع کردہ صحیح البخاریؒ کے جزiii، کتاب التفسیر کے باب 475 اور سلسلہ نمبر 1253 قابل ملاحظہ ہے۔

اس کی موضوع زیرِ بحث پر ...سری مثال حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

(شتمني ابن آدم وما ينبغي له ذلك، وكذبني ابن آدم وما ينبغي له ذلك، فأما شتمه إياي فقوله: إن لي ولداً وأنا الأحد الصمد وقال سبحانه: ﴿لقد كفرالذين قالوا إن الله ثالث ثلاثة﴾۔

ترجمہ: "ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے، اور اس کو یہ بات لائق نہیں اور ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے، جبکہ یہ بھی اسے

لائق نہیں، پس اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ قول ہے: کہ بے شک میری اولاد ہے جبکہ میں اکیلا بے نیاز ہوں" اور اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں "البتہ تحقیق ان لوگوں نے کفر کیا کہ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ تینوں میں سے تیسرا ہے"۔

اس سلسلہ میں دار القلم بیروت کی شائع کردہ صحیح البخاری کے جز ii اور کتاب بدؤ الخلق کے باب 878 حدیث 1357 اور نشر السنۃ ملتان کی شائع کردہ الصارم المسلول علی شاتم الرسولؐ، لابن تیمیہؒ پر انحصار کیا جاتا ہے۔

(الیف) دستایز شامل شہادت بطور پی اے ۲ میں ذکر کردہ الفاظ شیئ للہ اور غوث پاک کی طرف آتے ہوئے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ اسلام درج ذیل پانچ بنیادی ارکان رکھتا ہے:

۱۔ اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور اسکے رسول ہیں

۲۔ نماز کی ادائیگی ۳۔ زکوۃ کی ادائیگی

۴۔ حج کی ادائیگی ۵۔ رمضان المبارک میں روزوں کا رکھنا

"اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

کا مطلب درج ذیل قرار دیا جاتا ہے کہ:

نقطہ اول: یہ آپ اللہ تعالی سے ایک ایسا عہد کرتے ہیں کہ اللہ تعالی زمین وآسمان کا پیدا کرنے والا ہے، اس کی تمام دنیا پر حکمرانی ہے، وہ اعلی اور عظیم ہے اور یہ عہد اس بات کا متقاضی ہے کہ آپ کو کہنا پڑتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمام کائنات مشتملہ بر چاند، سورج، سیارے، ستارے، زمین وجنت اور تمام قسم کی معلوم وغیر معلوم زندگی کو پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالی ہے، اسی نے تمام معاملات کو منظم کیا ہوا ہے، وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہی تحفظ دینے والا ہے اور وہی بر قرار رکھنے والا ہے اور اسی عہد کو اللہ تعالی کی وحدت کی گواہی کہتے ہیں۔

نقطہ دوئم: اپنے دل سے عہد کرنے کے سلسلہ میں آپ کو اس بات کی گواہی دینی ہوتی ہے کہ صرف اللہ تعالی کے علاوہ کسی دیگر کی عبادت نہ ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالی کا کوئی شریک نہ ہے۔ عبادت کے الفاظ مختلف معانی میں استعمال ہوتے ہیں اس کی تعبیر اس طرح کی جاتی ہے کہ تمام قسم کی عبادت صرف اللہ تعالی اکیلے کیلئے ہے، فرشتوں اور رسولوں، انبیاءؑ، مریمؑ، عیسیٰ، پادریوں چاند اور سورج کیلئے عبادت نہ ہے، لہذا اللہ تعالی کے علاوہ کسی دیگر کی عبادت نہ ہے اسی طرح مدد مانگنا بھی اللہ تعالی کے علاوہ نہ ہے، کسی سے مدد نہ مانگنی چاہیے، مگر صرف اللہ تعالی سے۔ اللہ تعالی کے علاوہ کسی دیگر کی قسم نہ کھانی چاہیے۔ کسی جانور کی قربانی اللہ تعالی کے نام کے علاوہ کسی دیگر نام کی نہ ہوتی ہے، وغیرہ وغیرہ بالفاظِ دیگر وہی کام کرنا چاہیے، جس کی انجام دہی کیلئے اللہ تعالی اور اسکے بھیجے ہوئے مقدس نبی پاک ﷺ نے حکم دیا ہو اور جس سے انہوں نے منع کیا ہو وہ کام نہ کرنا چاہیے۔ اور اسی کو عبادت کا نام دیا گیا ہے اور اسی کو وحدتِ عبادت کہا جاتا ہے

نقطہ سوئم۔ آپ کو اپنے دل سے اقرار کرتے ہوئے یہ کہنا ہوتا ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتے ہوئے اللہ تعالی پر

ایمان لایا، جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ قائم ہے۔ اور میں اس کے سارے حکموں کا زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے تصدیق کرتا ہوں۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ اے اللہ تعالیٰ آپ کے ناموں اور صفات کے معانی میں کوئی تبدیلی نہ ہے اور نہ ان کو کسی دوسروں سے تشبیہ مکمل یا جزواً دی جاسکتی ہے، ان کو نظر انداز بھی نہ کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مضبوط ایمان دار اللہ تعالیٰ کو ایک کمزور سے زیادہ محبوب ہے حالانکہ وہ دونوں ہی اچھے ہیں، لہذا وہ چیز حاصل کرو جو کہ تمہارے لیے فائدہ مند ہو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور سستی کا مظاہرہ نہ کرو۔ آخر کار حضرت محمد ﷺ پر صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام رہنمائی کیلئے آپ تک پہنچانا ہے۔ اور جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھلاتا ہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت محمد ﷺ کو اپنے رب تعالیٰ عزوجل سے براہِ راست یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

"اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو تم پر بھی حرام قرار دیا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو"۔

اے میرے بندو! تم تمام کے تمام گمراہ ہو مگر جس کو میں ھدایت دے دوں، لہذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تم کو ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم تمام کے تمام بھوکے ہو، مگر جس کو میں (شکم بھر) کھانا دوں، لہذا تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تم کو کھانا کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم تمام کے تمام ننگے ہو مگر جس کو میں پردہ پوشی کا لباس دوں، لہذا تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تم کو لباس دوں گا۔

اے میرے بندو! تم تمام رات دن غلطیاں کرتے رہتے ہو اور میں تمام کے تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہوں، لہذا تم مجھ سے معافی طلب کرو میں تم کو معاف کردوں گا۔

اے میرے بندو! اگر تم تمام کے تمام مل کر بھی مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو تم مجھے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اسی طرح اگر تم تمام کے تمام مل کر بھی مجھے کوئی نفع دینا چاہو تو تم مجھے کوئی نفع نہیں دے سکتے۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے، تمام کے تمام گزرے ہوئے اور آنے والے لوگ، چاہے وہ جنوں میں ہوں یا انسانوں میں اسی طرح متقی اور پرہیز گار ہو جائیں جیسا کہ کسی ایک متقی اور پرہیز گار شخص کا دل ہے تو وہ میری سلطنت میں کسی طرح کا اضافہ نہ کرسکیں گے۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے تمام کے تمام پہلے لوگ اور بعد میں آنے والے لوگ، چاہے وہ جنوں میں

ہوں یا انسانوں میں اور وہ اس طرح فاجر ہو جائیں جس طرح تم میں سے کسی ایک فاجر شخص واحد کا دل ہو تو یہ میری سلطنت میں کسی کمی کا باعث نہ ہو گا۔

اے میرے بندو! اگر تم میں سے ہر ایک اول، آخر جن وانس کسی ایک مقام پر کھڑے ہو جائیں اور وہ تمام مجھ سے سوال کریں اور میں ان میں سے ہر ایک کے مسئلے کو حل کروں تو ایسا کرنے سے جو کچھ میرے پاس ہے اس میں کسی طرح کی کمی نہ ہو گی، جیسا کہ ایک سوئی کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس میں کوئی کمی نہ ہوتی ہے۔

اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہی ہیں جن کو میں تمہارے لیے شمار کرتا ہوں اور پھر انہی کی جزا دیتا ہوں، پس جو کوئی بھلائی پاتا ہے تو اس کو اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہیے اور جو کوئی اس کے برعکس پاتا ہے تو اس کو کسی پر ملامت نہ کرنی چاہیے، بلکہ اپنے آپ پر ملامت کرنی چاہیے"۔

اس حدیث کو صحیح مسلم نے بیان کیا ہے اور امام النووی کی چالیس احادیث کے سلسلہ نمبر 24 میں بھی ضبط تحریر کیا گیا ہے۔

قرآن پاک میں کچھ اس طرح فرمایا گیا:

﴿وقال ربكم ادعوني أستجب لكم﴾ ترجمہ: "اور فرمایا تمہارے رب نے، تم مجھ سے دعا مانگو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا"۔

﴿قل ادعو الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم﴾ ترجمہ: "کہہ دیجئے (اے حضرت محمد ﷺ) پکارو تم ان لوگوں کو جن کو تم میرے سوا (مشکل کشا و حاجت روا) گمان کرتے ہو، پس وہ تمہاری کسی تکلیف کو تم سے دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتے"۔

﴿وادعوه مخلصين له الدين﴾ ترجمہ: "اور اسی (اللہ) کو تم پکارو، خالصتاً اسی کی عبادت کرتے ہوئے"۔

﴿ولله الأسماء الحسنى فادعوه بها﴾ ترجمہ: "اور اللہ ہی کے لئے ہیں اسماء الحسنٰی، پس اسی کو تم پکارو ان ناموں کے ساتھ"۔

(جی) مذکورہ بالا ذکرو بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ملزم زیرِ سماعت نے مقدس نبی پاک ﷺ کے مرتبہ وحیثیت کو کم کرنے کے علاوہ اللہ تعالی کا بھی مقام و مرتبہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دیا ہے، کیونکہ اس نے حضرت محمد ﷺ کے قائم مقام شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو بنایا ہے اور اللہ تعالی سے منسوب شدہ صفات بھی اس کو دی ہیں، جو کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے دائرہ کار میں آتی ہیں، کیونکہ مقدس نبی پاک ﷺ اللہ تعالی عزوجل کے احکامات و ہدایات کے کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالی کی اہانت مقدس نبی پاک ﷺ کی اہانت کی طرح قرار دی جاسکتی ہے اور اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی اہانت اللہ کی اہانت کے مترادف ہے۔

(ایچ) یہ مزید بھی قرار دیا جا سکتا ہے کہ ملزم حاضر عدالت کا کیس قادیانیوں کے شائع کردہ کیس بر نظائر 1992ء پاکستان کریمنل لاء جرنل 2346 سے مطابقت رکھتا ہے، کیونکہ اس کیس میں قادیانی افراد کلمہ کی ادائیگی اسی طرح کرتے ہیں جس طرح کہ عام مسلمان...... وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں مگر ان کی نیت مختلف ہوتی ہے لہذا اسی وجہ سے ان کو فوجداری مسؤلیت کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا مگر یہاں پر تو ملزم نے حضرت محمد ﷺ کا نام یکسر حذف کر دیا، اس نے کلمہ میں حضرت محمد ﷺ کی بجائے، شیخ عبدالقادر کا نام رکھ دیا، لہذا اپنے اس فعل کا وہ خود ذمہ دار ہے، چاہے کہ اس کی نیت یہ ہی ہو کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں اس کے ظاہری الفاظ کو اس کی فوجداری مسؤلیت کے تعین کرنے کے سلسلہ میں مدنظر رکھنا چاہیے۔

(آئی) اللہ تعالی عزوجل کا فرمان ہے کہ جو لوگ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف کا باعث بنتے ہیں، تو اللہ تعالی نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کر دی ہے اور ان کیلئے جہنم تیار کیا ہے۔

علامہ قرطبی اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: کہ ہر وہ چیز مقدس نبی پاک ﷺ کو تکلیف اور اذی کا باعث ہوتی ہے چاہے یہ چیز مختلف معانی دیتے ہوئے کہی جائے یا اس جیسی حرکات و سکنات کرتے ہوئے پیش کی جائے جو کہ اہانت آمیز ہو۔

وہ مزید تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کی اہانت اور اذی حضرت محمد ﷺ کی اہانت اور اذی ہی یہاں پر مقصود ہے اور سورۃ 33/57 میں اللہ تعالی کا ذکر صرف عظمت اور وضاحت کیلئے آیا ہے اور اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ نبی پاک ﷺ کی تکلیف اور اذی فی الحقیقت اللہ تعالی کو اذی ہے۔

ان حالات میں میری رائے میں اللہ تعالی کی اذی اور اہانت کو بھی تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 کے تحت زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔

(جے) وکیل صفائی کی اس دلیل کی طرف آتے ہوئے کہ مقدمہ کے اندراج کے سلسلہ میں مزید تاخیر ہوئی ہے تو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ یہ تاخیر پوری طرح واضح ہے اور اس کیلئے معقول وجوہ استغاثہ نے پیش کی ہیں۔ مدعی مقدمہ مہتمم پولیس تھانہ کے پاس جاتا ہے اور وہاں پر ناکامی کی صورت میں سینئر سپرنٹنڈنٹ جہلم پولیس کے روبرو حاضر ہوتا ہے اور وہاں پر اپنی شکایت تحریری درخواست پی اے کی شکل میں پیش کرتا ہے۔ اور یہ درخواست وہاں سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (لیگل) کو رائے کیلئے بھیجی جاتی ہے اور ماہرانہ رائے کے اصول کے بعد مقدمہ درج کر دیا جاتا ہے یہ اپنی نوعیت کا جداگانہ کیس تھا لہذا بیان کردہ تاخیر استغاثہ کے لئے مہلک نہ ہے۔

(کے) فاضل وکیل صفائی کی اس دلیل کی طرف آتے ہوئے کہ مقدمہ ہذا میں ملزم کی نیت جاننے کیلئے کوئی پیمانہ نہ ہے تو یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مقدمہ ہذا میں ایسا پیمانہ موجود ہے۔ شہادتِ استغاثہ میں جو رہائشی پتہ دیا گیا ہے وہ پتہ